بسم اللہ الرحمن الرحیم
ٹیلیفون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔
روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی
جلد ۳۵ ○ پیر ۲ صفر ۱۴۰۲ھ ، ۳۰ نبوت ۱۳۶۰ ہش ، ۳۰ نومبر ۱۹۸۱ء ○ نمبر ۲۷۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک دعائے خاص

حضرت سیّدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم محترم سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۳ر نومبر ۱۹۸۱ء سے بیمار ہیں۔ شروع میں گردے کا درد اور پتھری کی تکلیف تھی لیکن بیماری نے اچانک ۲۷ر نومبر ۱۹۸۱ء کو زیادہ تشویشناک صورت اختیار کر لی اور انفیکشن کے زہر کی وجہ سے خون کا دباؤ بہت کم ہو گیا اور گردوں کا عمل معطل ہو گیا۔ تا حال یہی حالت چل رہی ہے۔ گردے بہت کم کام کر رہے ہیں جس کی وجہ سے خون میں یُوریا UREA بہت زیادہ ہو گیا ہے اور اس کے علاوہ جسم کے کچھ حصّوں خصوصاً پھیپھڑوں میں CONGESTION یعنی پانی اکٹھا ہونا شروع ہو گیا ہے اور آج خون کے ٹیسٹ میں انفیکشن بھی بہت زیادہ نکلی ہے۔ فضل عمر ہسپتال کے سب ماہر ڈاکٹر اللہ تعالیٰ کے فضل سے دن رات علاج میں مصروف ہیں مگر ان کے علاوہ باہر سے بھی ماہرین بُلوا کر مشورہ لیا جا رہا ہے مگر ابھی تک حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی طبیعت میں بظاہر کوئی فرق محسوس نہیں ہو رہا اور تشویش بڑھتی جا رہی ہے احباب جماعت کو جو پیار کا تعلّق اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ سے ہے اور جو پیار کا تعلّق حضرت مصلح موعود سے تھا اسکے واسطہ سے خاکسار عاجزانہ درخواست کرتا ہے کہ احباب حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی کامل و عاجل شفایابی اور صحت والی لمبی زندگی کیلئے بہت ہی خاص اور مسلسل دعائیں کرتے رہیں۔ وما توفیقنا الّا باللہ۔ والسلام

(بوقت پونے دس بجے شب) خاکسار:۔ ڈاکٹر مرزا منور احمد ۲۹/۱۱/۸۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۲۸ نبوت/نومبر۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے"۔ الحمد للہ!

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور انور ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کو روح القدس کی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین۔

اس دنیا میں خدا کو دیکھنے سے بے نصیب قیامت کو بھی محروم ہی ہوگا۔ (ملفوظات)

جلسہ سالانہ پر ڈاکٹروں کی ضرورت

جلسہ سالانہ کے موقع پر فضل عمر ہسپتال میں اور زنانہ اور مردانہ قیام گاہوں میں طبّی امداد کے لیے ڈاکٹرز اور لیڈی ڈاکٹرز اور ڈسپنسرز کی ضرورت ہے۔ احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کے توسط سے اپنی خدمات اس غرض کے لیے پیش کر کے ممنون فرمائیں۔

(افسر جلسہ سالانہ)

ضروری اعلان

مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل الاعلیٰ تحریک جدید آنکھوں کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں احباب ان کی صحت کاملہ کے لیے دعا فرماویں اسی وجہ سے امسال وہ جلسہ سالانہ پر تقریر نہ کر سکیں گے۔ "سیرت حضرت (اقدس)" کے عنوان پر ان کے متبادل مقرر مکرم نسیم سیفی صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید تقریر کرینگے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

● انڈونیشیا سے اطلاع ملی ہے کہ ہمارے انڈونیشین مبلغ مکرم منیر الاسلام صاحب یرقان کی وجہ سے بیمار ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب ان کی صحت کاملہ کے لیے دعا فرمائیں۔

(وکالت تبشیر)

● خاکسار کے ابا جان مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی سابق مبلغ انچارج تنزانیہ ان دنوں مروسز ہسپتال لاہور میں آنکھوں کے آپریشن کے لیے داخل ہیں۔ افراد خاندانِ حضرت اقدس، بزرگانِ سلسلہ اور تمام احمدی بھائیوں سے عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے والد محترم کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(حبیب اللہ احمدی انگریزی استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ)

خاکسار کئی روز سے بیمار ہے۔ کبھی بخار ہو جاتا ہے اور کبھی اُتر جاتا ہے۔ جوڑوں میں بھی درد ہے گُردے کی بھی تکلیف ہے۔ احباب کرام سے خاص دعاؤں کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا کرے۔ آمین۔

(مبشر حسین خوشنویس الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴ ، پبلشر: مسعود احمد ، پرنٹر: سید عبد الحی ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل

۲ صفر ۱۴۰۲ھ

۳۰ نبوت ۱۳۶۰ ہش

علوم و معارف سے بھرپور استفادہ کا انمول موقع

اسلام نے علم حاصل کرنے اور زندگی بھر علم حاصل کرتے چلے جانے اور اس طرح بصیرت و معرفت میں ترقی کرتے چلے جانے پر جس قدر زور دیا ہے اتنا کسی اور مذہب نے نہیں دیا اور نہ کسی اور مذہب نے حصول علم کے بارے میں اتنی تفصیلی راہ نمائی کی ہے جتنی اسلام نے کی ہے اس بارہ میں ہم قرآن مجید کی آیات، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور سیدنا حضرت اقدس کے ارشادات کی رُو سے دین حنیف کی تعلیم کسی قدر تفصیل سے پہلے ہی بیان کر چکے ہیں۔

اس تعلق میں آج ہم یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ اسلام نے اس امر پر بھی بہت زور دیا ہے کہ علم اور اہل علم کی فضیلت کے پیش نظر مومنوں کو چاہیئے کہ وہ تحصیل علم کے مواقع سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں اور کسی ایک موقعہ کو بھی ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ سو اس ضمن میں اللہ تعالےٰ نے واضح فرمایا ہے کہ خود اس کے بعد سب سے بڑا معلم مامور من اللہ کی ذات ہوتی ہے اور پھر درجہ بدرجہ وہ صادقین بھی معلمین ہی کے حکم میں ہوتے ہیں۔ جنہیں اللہ تعالےٰ نے اَلرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ قرار دیا ہے یعنی وہ مومن جو علم میں پختہ ہوں۔

چونکہ مامور من اللہ اللہ تعالےٰ سے براہِ راست علم حاصل کرتا ہے اور پھر اس علم سے دوسروں کو مالا مال کرتا ہے اس لئے اللہ تعالےٰ نے مومنوں کو حکم دیا کہ مامور من اللہ جب بھی انہیں بلائے اور انہیں اپنے پاس آ جمع ہونے کے لئے پکارے تو ان کا یہ فرض ہے کہ وہ سب کام کاج چھوڑ کر فوراً اس کی خدمت میں جا حاضر ہوں اور اس کی باتوں کو پوری توجہ اور غور سے سنیں انہیں اپنے دل میں جگہ دیں اور ان پر عمل پیرا ہوں اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ انہیں بصیرت و معرفت کی شکل میں ایک نئی زندگی عطا ہوگی اور ہر بار انہیں یوں لگے گا کہ وہ جہالت کی ظلمت سے دور تر ہو کر پہلے کی نسبت اور زیادہ اُجالے اور روشنی میں آ گئے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ حصول علم کے اس سب سے اہم ذریعہ سے مستفیض ہونے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْ ۚ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهٖ وَ اَنَّهٗۤ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝

(الانفال آیت ۲۵)

ترجمہ:۔ اے مومنو! اللہ اور رسول کی بات کا جواب دو (یعنی فوراً لبیک کہو) جب رسول تمہیں زندہ کرنے کے لئے پکارے اور یاد رکھو کہ اللہ انسان اور اس کے دل میں حائل ہے اور اسی کی طرف تم سب کو لوٹ کر جانا ہے۔

صاف عیاں ہے کہ یہاں زندہ کرنے سے مراد علم و معرفت کا نور عطا کرنے سے بھی ہے۔ یعنی جب بھی اللہ اور اس کا رسول یا وہ جنہیں اللہ تعالےٰ رسول کا جانشین مقرر کرے۔ مومنوں کو علم و معرفت کے نور سے بہرہ ور کرنے اور اس طرح انہیں ایک نئی زندگی سے ہمکنار کرنے کے لئے بلائیں تو انہیں چاہیئے کہ وہ بلا توقف ان کی خدمت میں پہنچ کر علوم و معارف سے مستفیض اور حیاتِ نو سے بہرہ ور ہوں۔

پھر مامور من اللہ کے دامن سے وابستہ ہونے والے وہ دیگر صادقین بھی جو علم میں کامل دستگاہ رکھتے ہیں اپنی اپنی استعداد کے مطابق دوسروں کے لئے معلم ہی ہوتے ہیں، ان کے علم سے مستفیض ہونے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ نے بکثرت ان کے پاس جانے اور ان کی صحبت اختیار کرنے کا حکم دیا ہے چنانچہ فرماتا ہے:۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ۝

(سورۃ التوبہ آیت ۱۱۹)

یعنی اے مومنو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور (علم و معرفت میں کامل دستگاہ رکھنے والے) صادقین کی صحبت سے مستفیض ہو۔

علوم و معارف سے بہرہ ور ہونے کے مواقع کی تلاش اور ان سے بھرپور استفادہ کے نقطۂ نظر سے اگر غور کیا جائے تو یہ امر آشکار ہوئے بغیر نہیں رہتا کہ اللہ تعالےٰ کے فضل اور اس کے وعدوں کے عین مطابق ہمارا مقدس و مبارک جلسہ سالانہ ہمارے لئے علوم و معارف سے بہرہ ور ہونے اور نئی زندگی سے ہمکنار ہونے کے انمول موقع کی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ اس کے سال بہ سال انعقاد کی یہ بھی ایک بنیادی غرض ہے کہ اس میں شرکت کرنے والوں کو سیدنا حضرت اقدس اور آپ کے بعد اللہ تعالےٰ کے مقرر کردہ آپ کے جانشینوں کے پُرمعارف ارشادات کی شکل میں علوم و معارف سے اپنی جھولیاں بھرنے کا موقع ملے۔ اور اس طرح وہ سال بہ سال حیات نو پا کر نو سے ہمکنار ہوتے چلے جائیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت اقدس نے اس ملتی جلسہ کی اس بنیادی غرض کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہِ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالےٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔" (آسمانی فیصلہ صفحہ ۱۰)

اور جہاں تک علوم و عرفان کی ترقی کے لئے ان صادقین کی صحبت سے باہم مستفیض ہونے کا تعلق ہے۔ جو اَلرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ کا درجہ رکھتے ہیں، سو ہمارا جلسہ سالانہ اس کا بھی نہایت انمول موقع فراہم کرتا ہے۔ جلسہ کے عظیم الشان اجتماع میں علماء سلسلہ کی نہایت عالمانہ اور ایمان افروز تقاریر سے استفادہ فی الحقیقت صحبت صالحین ہی کا تو ایک انمول موقع ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک دوسرے سے سینکڑوں اور ہزاروں میل دور رہنے والے بھائیوں کا ایک ہی مرکز پر آ جمع ہونا اور تین دن باہم مل کر ایک ساتھ گزارنا خود اپنی ذات میں كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ پر عمل پیرا ہونے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کا موقع فراہم کر رہا ہوتا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت اقدس جلسہ کی اس عظیم الشان غرض اور اس کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودّد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزت جلشانہ کوشش کی جائے گی۔"

(آسمانی فیصلہ صفحہ ۱۰)

الغرض علوم و معارف سے بہرہ ور ہونے اور زندگی بھر ہوتے چلے جانے اور اس طرح حیاتِ نو پاتے چلے جانے کے نقطۂ نگاہ سے ہمارے مقدس و مبارک جلسہ سالانہ میں شرکت کی اہمیت ظاہر و باہر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت اقدس نے ہم میں سے ہر ایک کے لئے ضروری قرار دیا ہے کہ:۔

"آئندہ اگر ہماری زندگی میں ۲۷ دسمبر کی تاریخ آ جاوے تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آ جانا چاہیئے۔" (کتاب "آسمانی فیصلہ")

دُنیا و دین

دنیا خیال و وہم و گماں صورتِ دخاں
دیں، معرفت، یقین، حقیقت کا ترجماں
دنیا کے ساتھ دیں کو ملانا فضول ہے
اک بے ثبات، ایک کے ثمرات جاوداں

عبدالمنان ناہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی تعلیم کا ایک روشن پہلو۔ محبت و اخوت

مکرم چوہدری صفدر نذیر صاحب جاوید مربی سلسلہ مقیم مرید کے

اسلامی تعلیم ہر پہلو سے عالم انسانیت کیلئے رحمت و برکت ہے لیکن اس کی بعض تعلیمات ظاہری اور معنوی دونوں پہلو سے رحمت ہیں اور دوست و دشمن دونوں اسلامی تعلیم کے ان پہلوؤں کو رحمت تسلیم کرنے پر مجبور ہیں۔ ان تعلیمات میں اخوت و محبت، مساوات، خدمت خلق، انسانی دوستی عدل و انصاف اور حقوق نسواں نمایاں اہمیت کے حامل ہیں۔ ذیل میں اسلامی تعلیم کے ایک پہلو اخوت اور محبت کے بارہ میں قرآن مجید، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال اور سیدنا حضرت اقدس کے ارشادات کی روشنی میں اختصار کے ساتھ روشنی ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے تمام دنیا پر تاریکی چھائی ہوئی تھی ہر طرف جہالت اور ظلمت کا دور دورہ تھا۔ عربوں کی (جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی تھی) یہ حالت تھی کہ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے۔ ایک قبیلہ دوسرے قبیلہ کا دشمن تھا۔ ایک ایک خون کا بدلہ کئی پشتوں تک لیا جاتا تھا اور قبائل میں قتل و غارت کا ایک لامتناہی سلسلہ جاری تھا بات بات پر لڑائی چھڑ جاتی اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام دنیا کے لئے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ خونی رشتہ سے بھی زیادہ مضبوط اور پختہ رشتہ لائے اور وہ دین کا رشتہ تھا۔ جس کے ذریعہ صدیوں کی کدورتیں دور ہو گئیں بغض اور کینے ختم ہو گئے اور ایک دوسرے کے جانی دشمن آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔ خاندانی و قبائلی یگانگت سے بڑھ کر اسلامی برادری کی عظمت ان کے دل میں بیٹھ گئی جس نے ان کی ہر طرح کی عداوتوں کا خاتمہ کر دیا اور ان کی باہمی دشمنیاں اس طرح مٹ گئیں کہ وہ حقیقت میں بھائی بھائی بن گئے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ ۔ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا ۔ (آل عمران ۱۰۳-۱۰۴)

یعنی اے مومنو! اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اس کی تمام شرائط کے ساتھ اختیار کرو اور تم پر صرف ایسی حالت میں موت آئے کہ تم پورے فرمانبردار ہو اور تم سب کے سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور پراگندہ مت ہو اور اللہ کا احسان جو اس نے تم پر کیا ہے یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی جس کے نتیجہ میں تم اس کے احسان سے بھائی بھائی بن گئے۔

اس اسلامی تعلیم کے ایک پہلو کا اعتراف ایک غیر مسلم نے ان الفاظ میں کیا ہے۔

"اسلام نے ان قبیلوں کو متحد کر دیا جو اس وقت برابر ایک دوسرے سے مصروف پیکار رہتے تھے"

(آرنلڈ پریچنگ آف اسلام صفحہ ۲۱)

مسلمانوں کے باہمی ملاپ اور محبت و اخوت کو اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص فضل بیان فرمایا ارشاد باری ہے۔

"اگر روئے زمین کے تمام خزانے بھی لٹا دیئے جاتے۔ اے رسول! پھر بھی تو ان دشمنوں کو اتحاد و اتفاق اور شیرازہ بندی کی سلک میں منسلک نہیں کر سکتا تھا"

سورۃ الانفال میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ لَوْ أَنفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَّا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۔

(الانفال : ۶۴)

اور ان کے دلوں کو آپس میں باندھ دیا (یہاں تک کہ صحابہ رضؓ تیرے پسینہ کی جگہ اپنا خون بہانے کیلئے تیار ہو گئے) اگر تو جو کچھ بھی روئے زمین میں ہے ان پر خرچ کر دیتا تو ان کے دلوں کو اس طرح باندھ نہیں سکتا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان میں باہمی محبت (اور تیرے ساتھ بھی محبت) قائم کر دی وہ یقیناً غالب اور بڑی حکمت والا ہے۔

خدا تعالیٰ کا یہ بہت بڑا فضل اور احسان ہے اور اس فضل و احسان کی قدر ہم پر واجب ہے اور وہ اسی طرح ممکن ہے کہ ہم آپس کے ہر قسم کے اختلافات کو ختم کر دیں اور باہمی اتفاق و اتحاد سے رہیں اور اپنے بھائیوں کو حقیر نہ سمجھیں اور قرآن پاک اس ارشاد کو حرز جان بنائیں۔

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ (الانفال : ۴۷)

یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے رہو اور آپس میں اختلاف نہ کیا کرو (اگر ایسا کرو گے) تو ہمت ہار بیٹھو گے اور طاقت جاتی رہے گی

باہمی اتفاق و اتحاد اور اخوت و محبت کے ساتھ ہی جماعت کا شیرازہ قائم ہوتا ہے۔ اس شیرازہ بندی کے قیام و استحکام کے لئے ضروری ہے کہ آپس میں محبت و اخوت کے تعلقات وسیع سے وسیع تر ہوتے چلے جائیں۔ اور اگر کبھی نا اتفاقی کی صورت پیدا ہو جائے تو آپس میں لڑنے جھگڑنے کی بجائے اپنے اختلافات خدا اور اس کے رسول کے احکام کی روشنی میں طے کریں۔ اس بارہ میں خدا تعالیٰ کے اس فرمان کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں فرمایا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ

(النساء : ۶۰)

یعنی اے مومنو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اپنے فرمانرواؤں کی اطاعت کرو پھر اگر تم (حکام) سے کسی امر میں اختلاف کرو تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹا دو۔ اور ان کے حکم کی روشنی میں معاملہ طے کرو۔

ان قرآنی احکام کے بعد آئیے اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال کی روشنی میں اسلامی تعلیم کے اس پہلو کو دیکھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

"تم اس وقت تک مومن نہیں کہلا سکتے جب تک آپس میں محبت نہ کرو .... کیا میں آپ کو کہ آپس میں محبت کا ذریعہ کیا ہے"

صحابہ رضؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ضرور بیان فرمائیے فرمایا

"ایک دوسرے کو سلام کرو تم میں محبت پیدا ہو جائے گی اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس وقت تک تم جنت میں داخل نہ ہو سکو گے جب تک آپس میں محبت و اخوت کا برتاؤ نہ کرو"

صحابہ رضؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم سب پر رحم کرتے ہیں۔ فرمایا "کسی ایک شخص کی رحمت نہیں بلکہ رحمت عام مطلوب ہے"

(مستدرک حاکم جلد ۳ صفحہ ۱۶۷-۱۶۸)

بخاری کی روایت ہے۔

"آپس میں بغض اور حسد نہ کرو ایک دوسرے سے منہ نہ پھیرو اور سب خدا کے بندے اور بھائی بھائی بن جاؤ"

ایک اور موقعہ پر حضورؐ نے فرمایا۔

لا تنزع الرحمة الا من شقی

(ابوداؤد باب الرحمۃ)

یعنی صرف بدبخت ہی رحمت الٰہی سے محروم ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کی یہ صفت بیان فرمائی ہے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ رحم و شفقت سے پیش آتے ہیں فرمایا۔

رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ (فتح ع)

یعنی مسلمان آپس میں رحم و شفقت کا سلوک روا رکھتے ہیں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس باہمی رحمت و شفقت کی ان الفاظ میں تشریح فرمائی ہے۔

"مسلمانو ایک دوسرے کیساتھ رحم کرنے، محبت کرنے اور شفقت کرنے کی مثال جسم انسانی کی طرح ہے جب کبھی کسی حصہ جسم میں تکلیف ہوتی ہے تو اس سے بدن کے تمام اعضاء بخار اور بے خوابی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔"

(بخاری کتاب الادب)

ایک اور حدیث میں حضور فرماتے ہیں

"مسلمان باہم ایک دوسرے کیساتھ مل کر اس طرح مضبوط ہوتے ہیں جیسے دیوار کہ اس کے ایک حصہ سے اس کا دوسرا حصہ مضبوط ہوتا ہے"

بخاری میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر دکھایا کہ کیسے ایک حصہ سے دوسرا حصہ مضبوط ہوتا ہے۔

اس مثال کے ذریعہ حضورؐ نے مومنوں کو یہ بات ذہن نشین کروائی ہے کہ جس طرح دیوار کی ایک اینٹ دوسری اینٹ سے مل کر مضبوط ہو کر ناقابل تسخیر بن جاتی ہے اسی طرح مومنوں کی جماعت ایک قلعہ کی طرح ہے (باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زیمبیا مشن کے ابتدائی ایام

مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب سابق مبلغ انچارج زیمبیا مشن

۲

۳۰ ستمبر ۱۹۷۲ء تک خاکسار چی بولیا میں رہا۔ وہیں کھانا پکانے کا اہتمام شروع کیا۔ مکرم محمد ادریس صاحب نے بھی اپنا سابقہ طریق تبدیل کیا۔ صبح کا ناشتہ ہم دونوں تیار کرتے تھے۔ دوپہر کا کھانا خاکسار پکا لیتا۔ کبھی مکرم ادریس صاحب بھی وقفہ کے دوران آکر پکانے میں شامل ہو جاتے تھے۔

جمعہ کے روز پرائیوٹ ملازمت یا اپنا کام کرنے والوں کو جمعہ کی نماز کے لئے کافی چھٹی مل جاتی تھی لہٰذا اس روز مکرم ادریس صاحب عام دنوں کی نسبت کافی پہلے آجاتے اور ہم دونوں جمعہ پر آنے والوں کے لئے بہت سا کھانا پکا لیتے جمعہ کی نماز چی بولیا سے تقریباً تین میل دور واقع کنیاما (KANYAMA) میں کسی احمدی افریقن کے ہاں ہوتی تو وہ سب کے لئے کھانا پکاتا۔ افریقنوں میں عام طور پر گھر پر کھانا پکانے کا رواج بہت کم ہے۔ کیونکہ گھر کے افراد (سکولوں کے بچے بھی) اپنے کاموں پر بروقت پہنچنے کے لئے علی الصبح بغیر ناشتہ کئے چلے جاتے ہیں اور کام کی جگہوں کے باہر پرانی بسوں وغیرہ کے ڈبوں میں لگی ہوئی دوکانوں سے (جنہیں کاروان (CARAVAN) کہتے ہیں) کچھ کھا کر (عموماً سوڈے کی بوتل کے ہمراہ) ناشتہ کر لیتے ہیں۔ اور وقفہ کے دوران بھی یہاں سے یا ہوٹلوں سے کھانا کھاتے ہیں رات کو بھی اکثر باہر کھانے والوں والوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے

زیمبیا میں پیسہ کمانے والے افریقن اکثر زیمبیا کے باہر سے آنے والے تھے۔ ان میں اکثر زئیر (ZAIR) کے لوگ تھے۔ جو میکینیکل مہارت رکھتے تھے۔ موٹروں کی مرمت کا گھڑیوں کی مرمت کا اور بجلی کا کام کرنے والے اکثر انہی میں سے تھے۔ یہ لوگ تانبے کی سبز رنگ کی کچ دھات ہیروں اور ہاتھی دانت کی تجارت کرتے تھے جو وہ باہر سے زیمبیا میں لاتے تھے۔ اسی طرح سے صوبالیہ شمال مشرقی افریقہ سینیگال (شمال مغربی افریقہ) سے آنے والے بھی ہیروں، ہاتھی دانت اور کپڑوں اور ہاتھ کی تصاویر کی تجارت کرتے تھے۔ سڑکوں کے کنارے یہ زیبائش کی اشیاء اور زیورات وغیرہ پھیلا کر بیٹھ جاتے اور غیر ملکی ان سے یہ چیزیں بطور سوغات کے بھاری قیمتوں پر خریدتے تھے (خاص طور پر یورپ کے لوگ)۔

زئیر کے لوگ تو ہزاروں کی تعداد میں بارڈر کراس کر کے آجاتے اور یہیں آباد ہو جاتے۔ (بغیر پاسپورٹ اور ویزا کے) سال میں ایک آدھ مرتبہ حکومت کی طرف تفتیش کرنے والے لاریاں بھر بھر کر ان کو بارڈر پر سے جا کر زیئر کی حکومت کے حوالے کر دیتے۔ لیکن بہتوں نے یہاں لمبا عرصہ قیام کر کے یہاں کی قومیت حاصل کر لی تھی۔

سینیگال وغیرہ کے لوگ تین مہینے کا ویزا لے کر داخل ہوتے۔ ان کے ساتھی یورپ کے ملکوں میں ان کی مدد سے درآمد و برآمد کرتے۔ جب تین ماہ گزر جاتے تو یہ کسی اور ملک میں چلے جاتے اور تین ماہ بعد پھر ویزا لے کر آجاتے۔ ایسے بہت سے لوگ مکرم محمد ادریس کے بھی دوست تھے۔ ان میں سے ایک سینیگال سے آنے والا تھا جس کا نام موسیٰ تھا اس کا کاروبار بہت وسیع تھا اور شہر میں کپڑے کا ایک سٹور بھی کھول رکھا تھا۔ اس نے ہمارا فرنچ لٹریچر کافی پڑھ لیا اور مکرم ادریس تبلیغ کیلئے اُنکے خود پیچھے پڑے رہتے یہ ہماری نمازوں اور جمعہ کی نمازیں باقاعدہ شریک ہوتا اور بطور عطیہ کے اکثر چندہ بھی دیتا اور ہماری کتابیں بھی لیجا کر اوروں میں بیچتا تھا۔ اپنے آپ کو احمدی کہتا تھا لیکن بیعت نہیں کی۔ وہ مجھے اکثر کہتا کہ اگر تم میرے وطن میں آؤ یا وہاں اپنا کوئی مبلغ بھیجو تو میں اُس کو مشن قائم کرنے میں پوری مدد کروں گا۔

ایسا ہی ایک اور شخص جلال MR. JALAL ہمارے مکان کے قریب ہی ایک کمرہ لے کر ٹھہرا ہوا تھا۔ اور اکثر اپنا کھانا لا کر ہمارے ساتھ کھاتا۔ ایک مرتبہ اُس نے مجھے کہا کہ مجھے شہر میں کہیں ایک کمرے کی تلاش ہے جس کرایہ پر بھی ملے لینے کے لئے تیار ہوں۔ اس سے قبل مجھے معلوم ہوا تھا کہ PROTEA HOUSE میں جس کا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ تقریباً ۴ کنال قطعہ زمین پر بنا ہوا تھا یہ عمارت پولینڈ کی ایک ڈاکٹر MRS WISNIOWISKY (وشنیو وسکی) کی ملکیت تھی اس نے سامنے کے حصے میں اپنا ہسپتال کھول لیا صرف ا (Out Room) اور باقی کے پچھلے کمرے مختلف ٹریڈ کے لوگوں کو کرائے پر دے رکھے تھے اس کی اپنی رہائش وہاں سے بہت دور ایک شاندار عمارت میں تھی اس کا خاوند بھی ڈاکٹر تھا جو شہر میں ایک اور جگہ کلینک چلاتا تھا اس مذکورہ بلڈنگ میں ایک کمرہ KUMAR DRIVING SCHOOL کا دفتر تھا۔ اس دفتر کا انچارج ایک ہندوستانی مسلمان یوسف نامی تھا۔ اس نے مجھے اپنا ٹیلیفون استعمال کرنے کی اجازت دے دی۔ میں اکثر اس میں آکر بیٹھ جاتا اور ٹیلیفون پر کرنے والے کام (مثلاً حکومت کے دفاتر سے اور تعلق داروں کے گھروں سے رابطہ) یہاں کر لیتا۔ ایک رجسٹر پر ساتھ کے ساتھ ٹیلیفون نمبروں کا اندراج تاریخ وار کر لیتا اور ان کے مطابق مہینے میں ان کے مطابق ٹیلیفون بل ادا کر دیتا۔

ایک مرتبہ مسٹر یوسف نے بتایا کہ یہاں کی لیڈی ڈاکٹر نے اخبار میں اشتہار دیا ہے کہ اس بلڈنگ میں ایک رہائشی کمرہ (جو ان کمروں سے دگنے سے زیادہ تھا جو کرائے پر دیئے گئے تھے)۔

کرائے پر مل سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ایک (ATTACHED) غسل خانہ بھی تھا جس میں حوض فوارا، منہ ہاتھ دھونے کا سنگ فلش اور پانی گرم کرنے کا گیزر بھی تھا۔ خاکسار لیڈی ڈاکٹر کے پاس گیا اور کرایہ دریافت کیا۔ اُس نے ڈیڑھ یا اڑھائی سو کے قریب کرایہ بتایا۔ اتنا کرایہ میری پہنچ سے بہت بالا تھا کیونکہ ہمارا کل چندہ صرف پچاس سے ستر کواچہ کے درمیان تھا۔ لہٰذا اسے کرائے پر لینے کا سوال ہی نہ تھا۔ پس اس کا خیال بھی بھولا بسرا ہو گیا۔

جب مسٹر جلال نے کہا کہ میں ہر قیمت پر شہر میں ایک رہائشی کمرہ لینا چاہتا ہوں تو خاکسار اُسے اس لیڈی ڈاکٹر کے پاس لے گیا لیڈی ڈاکٹر نے کہا میں ایسے لوگوں کو کرائے پر دینے کے لئے تیار نہیں جو عارضی طور پر زیمبیا میں آکر رہتے ہیں اور پھر اچانک غائب ہو جاتے ہیں۔ لیکن چونکہ تم اسے لے کر آئے ہو لہٰذا اگر یہ تین ماہ کا کرایہ پیشگی جمع کرا دے تو میں اس کو دے دونگی۔ اس کا کرایہ یکم اکتوبر سے شمار ہوگا اس سے پہلے پانچ چھ دن مفت شمار ہوں گے۔ اس نے کہا میں چھ ماہ کا کرایہ بھی جمع کرا سکتا ہوں۔ آپ مجھے کمرے کی چابی دے دیں کیونکہ مجھے یہ کمرہ فوری طور پر آج ہی لازماً چاہیئے۔ میں کل آکر رقم جمع کروا دوں گا۔ لیڈی ڈاکٹر نے میری طرف دیکھا۔ گویا یہ پوچھا کہ میں اسے چابی دے دوں میں نے جواب میں منفی کا اشارہ کر دیا۔ لیڈی ڈاکٹر نے کہا کہ تم جب کل آکر پیسے جمع کرا دو گے تو میں تمکو چابی دے دونگی۔ اُس نے وعدہ کیا کہ زیادہ سے زیادہ تین دن میں وہ ضرور پیسے جمع کرا دے گا۔

تین چار دن کے بعد جبکہ میں مسٹر یوسف کے دفتر میں بیٹھا ہوا تھا لیڈی ڈاکٹر میرے پاس آئی اور کہا کہ وہ شخص تو پھر آیا نہیں۔ اور میں اس کی وجہ سے تمہارے بعد آنے والوں کو انکار کرتی رہی۔ اور مجھے چابی دے کر کہا کہ وہ یکم سے پہلے نہ آیا تو نصف ماہ کا کرایہ تمہارے ذمہ ہوگا۔ میں اب دوبارہ اشتہار دینے پر خرچ کروں گی۔ اگر مجھے کرائے دار مل گیا تو تمہاری رہائی ہو جائے گی۔

میں نے کہا کہ میں تو مشنری ہوں میں تو سَو کواچہ بھی نہیں دے سکتا۔ کہنے لگی چلو مشن کے کام کے لئے میں تمکو بہت سستا دے دوں گی اور یہی سمجھوں گی کہ تم ہمارے اپنے چرچ کے آدمی ہوں۔ میں نے کہا کہ میرے پاس تو پچاس کواچہ کی بھی توفیق نہیں۔ آپ اشتہار دے دیں۔ اس کا خرچ میں دے دوں گا تاکہ آپ مجھے اس ذمہ داری سے آزاد کر دیں۔ وہ نہ مانی اور کہا چلو تم مجھے صرف سَو کواچہ ماہوار کے حساب سے پندرہ دن کے پچاس کواچے دے دینا لیکن اگر کل پرسوں ہی اتفاق سے مجھے کوئی کرایہ دار مل گیا تو تم آزاد ہو جاؤ گے۔

میں نے لوساکا میں دو تین چندہ دینے والے احباب سے کچھ چند زائد دینے کی درخواست کی اور ۲۹ یا ۳۰ تاریخ کو پچاس کواچے اُس کے حوالے کئے اور چابی بھی واپس دی۔ اُس نے کہا چابی تم اپنے پاس ہی رکھو اور چاہو تو پندرہ دن اس کمرے میں رہ بھی لو۔

خاکسار نے محترم کبیر احمد بھٹی صاحب سے اور مکرم کرنل ڈاکٹر محمد رمضان صاحب سے آکر کمرہ دیکھنے کی درخواست کی وہ کمرہ دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ اور کہا کہ یہ کمرہ تو بہت خوشنما ہے اور ساتھ کا غسل خانہ بھی بڑا خوشنما ہے تمہاری رہائش کے لئے کم از کم ایسی جگہ تو ضرور ہونی چاہیئے۔ اگر ہو سکے تو اس کا کرایہ ۸۰ کواچہ ماہوار کرا لو اور اللہ کا نام لے کر اس میں رہنا شروع کر دو۔ خاکسار یکم اکتوبر کو اپنا سامان یہاں لے آیا۔ اور رہنا شروع کر دیا۔

اس کے بعد میں نے لیڈی ڈاکٹر کو بتایا کہ ہمارا مشن اس قدر کرائے کا متحمل نہیں۔ اگر آپ اس کا کرایہ اور کم کر دیں تو میں اپنے پریذیڈنٹ صاحب کو اس کے لئے قائل کرنے کی کوشش کروں۔ اُس نے کہا چلو تم ۸۰ کواچہ ماہوار دے دیا کرو۔ میں نے کہا مجھے یہ توقع نہیں کہ ہمارے صدر صاحب اتنے پر بھی مانیں اگر آپ مان جائیں تو میں اُن سے ستر کواچہ تک کی درخواست کروں۔ اُس نے کہا یوں کیوں نہیں کہتے کہ تم مفت ہی رہ لو۔ میں نے کہا آپ کو کیا معلوم کہ یہ ستر کواچہ آپ کے لئے کتنی برکت کا موجب ہوں آپ کے آئے دن کھڑکیاں دروازے ٹوٹتے رہتے ہیں۔ چونکہ رات کو یہاں کوئی بھی نہیں ہوتا چور صحن کی دیوار پھلانگ کر اندر آجاتے ہیں (ایسے واقعات ہو چکے تھے اور کرائے داروں کا اور مالک کا اپنا سامان چوری ہو چکا تھا) میرے رہنے سے کم از کم اتنا فائدہ تو ہوگا کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوروں کو اتنی جرأت نہ رہے گی۔ اس پردہ ستر کو اچھا پرمان گئی۔ اور کہا کہ اس میں بجلی اور پانی کا خرچ بھی شامل ہے یعنی مجھے ان کا کوئی بل ادا نہ کرنا پڑے گا اور مجھے سامنے کے Main Gate کی چابی بھی دے دی کیونکہ باہر جانے اور آنے کے لئے اس کے سوا اور کوئی راستہ نہ تھا۔ اس بڑے گیٹ سے (جس کے اوپر کے حصے میں بڑے بڑے شیشے تھے) اس بلڈنگ کے آخر تک ایک لمبی گیلری تھی جس کے دونوں طرف کمرے تھے اور پیچھے کا آخری دروازہ صرف اندر سے بند ہو سکتا تھا چونکہ یہ ایک تجارتی علاقہ تھا اس کے گرد و نواح میں کوئی اور شخص نہ سوتا تھا۔ رات کو اتنی بڑی بلڈنگ میں تن تنہا سونے سے طبعاً خوف سا آتا تھا۔ اس سے قبل ایک مرتبہ بڑے گیٹ کا کوئی بڑا شیشہ ہی کاٹ کر لے گیا۔ رات کو کبھی یوں محسوس ہوتا کہ کوئی گیٹ کھولنے کی کوشش میں ہے کبھی گیلری میں پاؤں کی آہٹ محسوس ہوتی ایک مرتبہ رات کے ۲ بجے کے قریب کچھ شور سا ہوا۔ میں نے گیلری میں جا کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک افریقن RECEPTION ROOM میں بیٹھا ٹیلیفون کا ڈائل گھما رہا ہے نامعلوم وہ کہاں سے داخل ہو گیا۔ میں نے گھر کی مالکہ کو اپنے ٹیلیفون پر اس کی اطلاع کی۔ اس نے شکریہ ادا کیا اور کہا میں پولیس کو ٹیلیفون کرتی ہوں پولیس کے آنے پر وہ بڑے دروازے ہی سے غائب ہو چکا تھا۔ معلوم ہوتا ہے اُسے کہیں سے دروازے کو باہر سے کھولنے کی چابی مل گئی تھی۔

سامنے کے گیٹ سے داخل ہونے پر داہنے ہاتھ ایک بڑا کشادہ WAITING ROOM تھا جس کے فرش پر خوش نما قالین بچھے تھے۔ اور تین طرف بڑے خوبصورت اور آرام دہ کاؤچ بچھے تھے۔ اور کھڑکیوں میں خوشنما پردے آویزاں تھے۔ لیڈی ڈاکٹر نے مجھے اجازت دے دی کہ ہسپتال کے اوقات کے بعد میں اپنے ملنے والوں کو وہاں بٹھا لیا کروں۔ ابھی چارپائی موجود نہ تھی لہٰذا فرش پر ہی بستر بچھا لیا۔ لیکن چی بولیا والے کمرے کے مقابل اس کمرے کی ٹھاٹھ باٹھ دیکھ کر تنزانیہ والی خواب یاد آ گئی جس میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے آ کر میرا کمرہ SET کر دیا تھا۔

کمرے میں بلڈنگ کی مالکہ کی لوہے کے فریم والی دو بڑی آرام دہ کرسیاں اور ایک کاؤچ پڑا تھا ان پر بسوں والے گدوں کی طرز کے سپرنگ والے گدے لگے تھے۔ لیڈی ڈاکٹر نے کمرہ دیتے ہوئے کہا کیا تم ان کو اپنے کمرے میں کچھ دیر کے لئے برداشت کر سکو گے کیونکہ ان کے لئے میرے پاس فی الحال اور کوئی جگہ نہیں۔ میں تو پہلے ہی سوچ رہا تھا کہ کاش وہ ان کو یہاں ہی رہنے دیتے۔ خاکسار نے پلاسٹک کے پردے کے ساتھ کمرے کا ایک چھوٹا حصہ بستر کے لئے اور کھانا پکانے کے لئے الگ کر لیا۔ اور سامنے والے حصے میں مفت کا ملا ہوا فرنیچر میز اور کرسیاں وغیرہ زائرین کے لئے سیٹ کر لیں۔

خاکسار نے سامنے کے گیٹ پر لیڈی ڈاکٹر کے نام پلیٹ کے مقابل ایک احمدیہ مسلم مشن کی پلیٹ بھی لگا دی اس طرح صحن والے ٹین کے بڑے گیٹ پر بھی ایک بورڈ مشن کے نام کا لگا دیا۔ اور چونکہ میرا کمرہ گیٹ سے سب سے دور تھا لہٰذا بجلی کی گھنٹی کا بٹن بھی لگا دیا۔ گھنٹی میرے کمرے میں بجتی تھی۔

پروٹیا ہاؤس میں آتے ہی میں نے ڈاک کی وصولی کے لئے پوسٹ بکس کے لئے اور ٹیلیفون کے لئے درخواستیں دے دیں۔

لوساکا میں گھروں پر ڈاک دینے کا رواج نہیں ہے جس کے پاس پوسٹ بکس نہ ہو وہ کسی ایسے دوسرے کی معرفت ڈاک حاصل کرتا ہے جس کے پاس پوسٹ بکس ہوتا ہے۔ لیکن پوسٹ بکس کا مطالبہ کرنے والوں کی تعداد کے مقابل ان کی تعداد بہت کم تھے۔ جہاں کوئی بکس خالی ہوتا سینکڑوں درخواستیں اس کی انتظار میں ہوتیں۔ یہی حال ٹیلیفون کا تھا نئی لائنیں موجود نہ تھیں شہر میں اگر کوئی ٹیلیفون نمبر فارغ ہوتا تو اُس کے لئے بھی سینکڑوں درخواستیں انتظار میں ہوتیں۔ پوسٹ بکس کے لئے تو مکرم ڈاکٹر شبیر احمد صاحب بھٹی نے کوشش کی وہ ان دنوں میڈیکل سٹوڈنٹ تھے مجھے انہی کی معرفت دسمبر ۱۹۷۲ء کے وسط میں ڈاکخانہ سے ایک چٹ ملی۔ کہ اپنے پوسٹ بکس کے لئے ڈاکخانہ آؤ میرے جانے پر کلرک نے مجھے کہا تم بڑے خوش قسمت ہو کہ ڈاکخانہ نے تمہاری درخواست کی طرف اس قدر جلد توجہ کی ہے۔ ورنہ بہت سی درخواستیں سال دو سال سے پڑی ہیں۔ اور کہا کہ ان سات نمبروں میں سے جو نمبر پسند ہو لے لو۔ اور میں نے۔ دو۔ تین۔ چار۔ پانچ یعنی ۲۴۴۵ کا آسان نمبر لے لیا۔ ٹیلیفون کا مسئلہ بھی بڑا تھا۔ اور درخواست دے کر بھول جانے والی بات تھی۔ لیکن ۱۳ فروری ۱۹۷۳ء کو ہی مشن کو ۲۸۰۲۷ نمبر کا ٹیلیفون مل گیا۔

اس کے بعد خاکسار نے مشن کو کتابوں کی فروخت پر ٹیکس سے مستثنیٰ کرانے کی درخواست دی۔ کچھ عرصہ کے بعد یہ بھی منظور ہو گئی۔ اور بہ منظوری گورنمنٹ کے گیزٹ (GAZETTE) میں شائع ہو گئی جس کی رو سے مشن کو کتابوں کی دوکان کھولنے کی بھی اجازت مل گئی۔

(باقی)

بقیہ: اخوت و محبت

جس کی ایک ایک اینٹ ایک ایک مومن ہے اور یہ قلعہ اُس وقت تک محفوظ ہے جب تک اس کی ایک اینٹ دوسری اینٹ سے ملی ہوئی ہے۔ جب یہ اینٹ اپنی جگہ سے کھسک جائے گی تو پوری دیوار زمین پر آ رہے گی۔

حضرت اقدس نے بھی باہمی محبت و اخوت اور اتفاق و اتحاد پر بڑا زور دیا ہے۔ اس بارہ میں آپ کی فطرت میں ایسا جذبہ اور جوش و دیعت کیا گیا جس کی گہرائی اور وسعت کا ہم اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ فرماتے ہیں۔

"ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئے گی جب تک وہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں۔ جسے پوری طاقت دی گئی ہے وہ کمزور سے محبت کرے میں یہ سنتا ہوں کہ کوئی کسی کی لغزش دیکھتا ہے تو وہ اس سے اخلاق سے پیش نہیں آتا بلکہ نفرت و کراہت سے پیش آتا ہے حالانکہ چاہیئے تو یہ کہ اس کے لئے دعا کرے، محبت کرے اور اسے نرمی اور اخلاق سے سمجھائے۔ مگر بجائے اس کے کینہ میں زیادہ ہوتا ہے۔ اگر عفو نہ کیا جائے۔ ہمدردی نہ کی جاوے اس طرح پر بگڑتے بگڑتے انجام بد ہو جاتا ہے خدا تعالیٰ کو یہ منظور نہیں۔ جماعت تب بنتی ہے کہ بعض بعض کی ہمدردی کر کے پردہ پوشی کی جاوے جب یہ حالت پیدا ہو تب ایک وجود ہو کر ایک دوسرے کے جوارح ہو جاتے ہیں۔ اور اپنے تئیں ایک حقیقی بھائی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں ..... پھر جب خدا تعالیٰ بھائی بناتا ہے تو کیا بھائیوں کے حقوق یہی ہیں؟ ... یہ طریق نامبارک ہے کہ اندر فی پھوٹ ہو خدا تعالیٰ نے صحابہؓ کو بھی یہی طریق و نعمتِ اخوت یاد دلائی ہے۔ اگر وہ سونے کا پہاڑ بھی خرچ کرتے تو وہ اخوت ان کو نہ ملتی۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۴۸)

پس مزید فرماتے ہیں

"میری یہ باتیں اس لئے ہیں کہ تا تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو اور اس تعلق کی وجہ سے میرے اعضاء ہو گئے ہو ان باتوں پر عمل کرو اور عقل اور کلام الٰہی سے کام لو تا کہ سچی معرفت اور یقین کی روشنی تمہارے اندر پیدا ہو اور تم دوسرے لوگوں کو ظلمت سے نور کی طرف لانے کا وسیلہ بنو"

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت اقدس کی دلی خواہش کو پورا کرے (آمین)

عشرۂ تربیت مجلس خدام الاحمدیہ

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ ۲ دسمبر تا گیارہ دسمبر عشرۂ تربیت منائیں جسمیں درج ذیل امور پر خصوصی توجہ دی جائے۔

- پنجگانہ نماز باجماعت کا التزام۔ سست خدام سے رابطہ انہیں نمازوں کا پابند بنانے کیلئے حکمت اور موعظہ حسنہ سے کام لیتے ہوئے مؤثر مساعی۔
- روزانہ باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم
- دو مرتبہ باجماعت نماز تہجد کی ادائیگی۔
- روزانہ تربیتی اجلاس میں بار بار عناوین درج ذیل پر تربیتی تقاریر۔

۱۔ امانت و دیانت، ۲۔ دعا اور ذکر الٰہی، ۳۔ تلاوت قرآن کریم، ۴۔ نماز باجماعت ۵۔ راست گفتاری، ۶۔ جھوٹ، ۷۔ غیبت، ۸۔ توکل علی اللہ، ۹۔ ایفائے عہد ۱۰ عجز و انکسار

- حضرت اقدس کی تصنیف لطیف کشتی نوح سے ہماری تعلیم کا مطالعہ۔
- صد سالہ جوبلی کے روحانی پروگرام پر عمل۔ غلبۂ اسلام، قدرت ثانیہ کے استحکام و دوام اور بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود کے لئے بکثرت دعائیں۔
- صحبت صالحین۔ افشائے سلام۔ عیادت مریضاں اور اسلامی اخلاق کو اپنانے کے لئے عملی کوشش۔

قائدین کرام اور ناظمین تربیت سے گذارش ہے کہ عشرہ تربیت کے پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن تدبیر اور دعا سے کام لیں اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔

عشرۂ تربیت کی مفصل رپورٹ ضرور بھجوائیے فجزاکم اللہ

(مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

حضرت اقدس فرماتے ہیں:-

"استغفار بہت کرو اس سے گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اولاد بھی دیتا ہے۔" (الحکم ۳۱ جنوری ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ کی مختصر روداد

(مرتبہ :- مکرم سلطان احمد صاحب مبشر۔ سیکرٹری اشاعت سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ)

قسط ۲

تیسرا روز۔ ۲۵ اخاء۔ اتوار

درسِ حدیث

اجتماع کے آخری اور تیسرے روز کا آغاز نماز فجر اور درس حدیث سے ہوا جو مکرم مولوی عبدالباسط صاحب مربی سلسلہ نے دیا۔

علمی و ورزشی مقابلے

۲۵ اکتوبر کو اذان۔ مضمون نویسی اور تقریر (معیار کبیر) کے علمی مقابلے اور نشانہ غلیل (معیار صغیر و کبیر) فٹ بال، کبڈی اور میرو ڈبہ کے فائنل مقابلے ہوئے۔

تقسیم انعامات

تقریب تقسیم انعامات اجتماع اطفال کا نقطہ عروج ہوتی ہے۔ امسال آخری روز یہ تقریب ٹھیک پونے دو بجے شروع ہوئی۔ تلاوت، وعدہ اور نظم کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے بچوں سے خطاب کیا۔ آپ نے فرمایا:-

"آپ اطفال الاحمدیہ ہیں۔ آپ عمر کے اُس حصے میں ہیں کہ جب زندگی کا بوجھ اتنا نہیں ہوتا۔ نہ لین دین کی، نہ روزگار کی، کسی بھی قسم کی فکر نہیں ہوتی۔ یہ زمانہ بے فکری کا ہے۔ آپ کی طرح کے دنیا میں اور بھی لاکھوں کروڑوں بچے ہیں۔ عیسائی ممالک کے عیسائی بچے۔ دہریہ ممالک کے دہریہ بچے جو خدا کی ہستی کا انکار کرنے والے ہیں۔ آپ میں اور اُن میں بہت فرق ہے۔ اور ہونا بھی چاہیئے کہ آپ احمدی بچے ہیں۔

۱۹۷۹ء کے اجتماع پر حضور نے فرمایا کہ آئندہ دس سال کے اندر کوئی احمدی بچہ ایسا نہ ہو جس کو قرآن مجید نہ آتا ہو۔ آئندہ دس سال کے اندر کوئی بچہ میٹرک سے کم تعلیم کا نہ ہو۔ احمدی بچہ گالی نہ دے۔ امام وقت کے احکام پر عمل کرے اور پیار و محبت سے رہے۔ علم حاصل کرنا چاہیئے اور بنیادی علم قرآن میں ہے۔ پہلے وہ سیکھئے۔ آپ معمولی بچے نہیں۔ آپ کو محمد بن قاسم کی مثال سامنے رکھنی چاہیئے۔ آپ میں سے ہر بچہ محمد بن قاسم ہونا چاہیئے۔ سب ذمہ داریاں آپ پر آنے والی ہیں۔ اپنے آپ کو اس کے لئے تیار کریں آپ کو منظم ہو کر ہر کام کرنا ہوگا۔ ہر کام سے پہلے دُعا کرنی چاہیئے۔ جن سکولوں میں آپ پڑھیں آپ کے اُستاد یہ کہیں کہ احمدی بچے سب سے آگے ہیں۔ حضور نے ارشاد فرمایا ہے کہ علم کے میدان میں سب سے آگے نکلیں۔ یہاں سے عہد کر کے نکلیں کہ علم کے میدان میں آگے نکلیں گے۔"

آپ نے صحت کے بارہ میں بھی حضور کا ارشاد دہرایا۔ نیز وقت کی پابندی پر زور دیا۔

ان انعامات میں علمی و ورزشی مقابلوں کے علاوہ سالانہ مقابلۂ مضمون نویسی اور مقابلہ صنعتی نمائش کے انعامات بھی تھے۔ طفل الاشل کا انعام محمد محمود ساہیوال کو دیا گیا۔ مکرم ناصر حسین صاحب ناظم ضلع میانوالی کو دورانِ سال بطور ناظم ضلع بہترین کارکردگی دکھانے پر خصوصی انعام دیا گیا۔

اجتماع کا مبارک اختتام

اجتماع اطفال، اجتماع خدام کے ساتھ ہی حضور ایدہ اللہ کے اختتامی خطاب کے بعد ختم ہو جاتا ہے چنانچہ ۲۵/۱۰ کو اطفال اپنے مقامِ اجتماع میں نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد نظم و ضبط کے ساتھ خدام کے مقامِ اجتماع چلے گئے جہاں اُن کے مقدس، جاں سے پیارے اور شفیق امام نے اختتامی خطاب فرمانا تھا۔ اطفال نے خدام کے اجتماع کے آخری اجلاس کی کارروائی نہایت غور سے سُنی۔ حضور ایدہ اللہ کے ولولہ انگیز خطاب کے بعد اجتماعِ اطفال کا پُرجوش اور مبارک اختتام ہوا۔

علمِ انعامی

سارا سال بہترین اور نمایاں طور پر کام کرنے والی مجلس کو بطور انعام حضور کے مقدس ہاتھوں سے ایک سال کے لئے "علمِ انعامی" دیا جاتا ہے اور دوم اور سوم آنے والی مجالس کو "سندِ خوشنودی" دی جاتی ہے۔ چنانچہ اس سال نمایاں کارکردگی کے لحاظ سے اوّل مجلس اطفال الاحمدیہ مارٹن روڈ کراچی۔ دوم مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ اور سوم مجلس اطفال الاحمدیہ اورنگی ٹاؤن کراچی قرار پائی۔ علمِ انعامی اور سنداتِ خوشنودی حضور نے ۲۵ اکتوبر کے آخری اجلاس میں تقسیم فرمائیں۔

انتظامات

اس اجتماع (جو انتہائی برکات کا حامل تھا) کی تیاری اجتماع سے بہت پہلے شروع کر دی گئی تھی۔ اس سلسلہ میں مکرم مہتمم صاحب اطفال مکرم مرزا محمد الدین صاحب ناظر منتظم اعلیٰ اور مکرم مرزا عبدالصمد احمد صاحب اور مکرم منیر احمد صاحب جاوید نائب منتظم اعلیٰ مقرر ہوئے۔ بعد ازاں مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی منظوری سے انتظامیۂ اجتماع نے اپنی اپنی سکیمیں پیش کر کے کام شروع کر دیا۔

اب مختصراً شعبوں کی کارکردگی پر نظر دوڑائیے۔

دفتر (منتظم دفتر :- مکرم عبدالسمیع خان صاحب۔ ایڈیشنل: علیم الدین صاحب قمر)

امسال لائبریری اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کو دفتر سالانہ اجتماع میں تبدیل کر دیا گیا۔ دفتر ہمہ وقت کھلا رہا اور منتظمین و معاونین وغیرہ کی کلی ضروریات کو پوری کرتا رہا۔

طعام (منتظم طعام :- مکرم مرزا عمر احمد صاحب ایڈیشنل :- مکرم عبدالقدیر صاحب نیاز)

اطفال نے پہلے دن دوپہر اور آخری دن رات کا کھانا دارالضیافت میں کھایا جبکہ ۲۳ اکتوبر کی شام سے لے کر ۲۵ اکتوبر کی دوپہر تک اطفال کو ان کی رہائش گاہوں میں کھانا کھلایا گیا۔

نمائش (منتظم :- مکرم عبدالرشید صاحب انور)

اس سال بھی حسب سابق نمائش لائبریری اطفال الاحمدیہ میں لگائی گئی۔ کل ۱۹۸ اشیاء تھیں۔ ان میں مختلف قسم کے گرافس۔ چارٹس، ماڈلز وغیرہ شامل تھے۔ اس کے علاوہ شعبہ نمائش کی طرف سے مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے مختلف شعبوں کی کارکردگی کے تقابلی گرافس بھی رکھے گئے تھے۔ ہاتھ سے بنائی گئی اشیاء پر ایک مقابلہ کروایا گیا۔

نمائندگی کے لحاظ سے اوّل مجلس ڈیرہ غازیخان اور دوم مارٹن روڈ کراچی قرار پائی۔

روشنی و لاؤڈ سپیکر

منتظم روشنی :- مکرم سعید الرحمٰن صاحب
منتظم لاؤڈ سپیکر :- مکرم انوار احمد صاحب انوار

اس سال روشنی اور لاؤڈ سپیکر کا انتظام تسلی بخش رہا۔

بیرون (منتظم: خاکسار سلطان احمد مبشر)

امسال مجالسِ اطفال کو مندرجہ ذیل چار بلاکس میں تقسیم کر دیا گیا تھا۔

محمود بلاک۔ مجالس ربوہ۔ نگران خواجہ عبدالمومن صاحب
ناصر بلاک۔ مجالس راولپنڈی ڈویژن۔ سرگودھا ڈویژن۔ آزاد کشمیر۔ نگران محمد ادریس صاحب شاہد
خالد بلاک۔ مجالس لاہور۔ ملتان و بہاولپور ڈویژنز
نگران مکرم صفدر نذیر صاحب جاوید۔
طارق بلاک: مجالس صوبہ ہائے سندھ، سرحد، بلوچستان۔ نگران مکرم نعمت اللہ صاحب بشارت

اطفالِ ربوہ کو اُن کے ٹکٹ اجتماع سے قبل ناظم صاحب اطفال ربوہ کی وساطت سے پہنچا دیئے گئے تھے جبکہ بیرونی اطفال کو جمعرات کی سہ پہر سے ساتھ ساتھ ٹکٹ جاری کئے جاتے رہے۔

حاضری

سالانہ اجتماع میں نمائندگی اور حاضری اطفال کا چہار سالہ گوشوارہ پیش خدمت ہے۔

سال	۱۹۷۸ء	۱۹۷۹ء
تعداد مجالس	۱۹۳	۱۸۵
تعداد اطفال	۲۷۰۴	۲۹۳۶
سال	۱۹۸۰ء	۱۹۸۱ء
تعداد مجالس	۲۴۰	۳۴۹
تعداد اطفال	۳۱۶۴	۳۵۹۴

تین اطفال بیرونی ممالک سے بھی شامل ہوئے۔

رہائش

(منتظم رہائش: مکرم اللہ بخش صاحب)

اس سال ایوانِ محمود کے علاوہ دفاتر مجلس خدام الاحمدیہ کے کئی کمروں کو اطفال کی رہائش کے طور پر استعمال کیا گیا۔ فرش پر بچھانے کے لئے صدر محترم کی خصوصی عنایت سے صفیں بھی اطفال کو مہیا کی گئیں۔ اس سال یہ کوشش کی گئی تھی کہ اطفال کو بلاک وار ٹھہرایا جائے تاکہ انتظام میں رخنہ پیدا نہ ہو۔ یہ انتظام کافی حد تک مفید رہا۔

آب رسانی

(منتظم: مکرم عبدالرشید صاحب انور)

آب رسانی کے سلسلہ میں پانی قریباً ہر وقت موجود رکھا گیا۔ اس مقصد کے لئے پنڈال، رہائش گاہوں اور دیگر مقامات پر پانی کے ڈرم موجود تھے۔

صفائی (منتظم :- مکرم مسعود احمد صاحب)

شعبہ صفائی کی طرف سے مقامِ اجتماع، رہائش گاہوں، دفاتر و طعام گاہ نیز دیگر مقامات کی صفائی بار بار کروائی جاتی رہی۔

مقامِ اجتماع (منتظم :- مکرم منصور احمد صاحب عارف)

پنڈال کی تزئین کی گئی۔ نیز آرائشی گیٹ بنائے گئے۔ علاوہ ازیں مختلف شعبوں کے لئے خیمے اور شامیانے لگوائے گئے۔

اوقات و سٹیج منتظم: مکرم لئیق احمد صاحب طاہر ایڈیشنل :- مکرم محمد احمد صاحب مجید

تمام پروگرامز کو بروقت کروانے کی کوشش کی گئی۔ نیز حسب ضرورت سٹیج سے اعلانات نشر کئے جاتے رہے

نظم و ضبط (منتظم: مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب)

پنڈال۔ ورزشی مقابلہ گاہ نیز مقامِ اجتماع و رہائش گاہوں میں نظم و ضبط برقرار رکھا گیا۔ اطفال کو حضور کی تقاریر وغیرہ کے لئے سالانہ اجتماع خدام میں منظم طور پر لے جایا گیا۔

طبی امداد (منتظم :- مکرم محمد اشرف صاحب عارف)

شعبہ ہذا کے زیرِ انتظام تقریباً پون صد اطفال کو ابتدائی طبی امداد دی گئی۔

ورزشی و علمی مقابلہ جات

منتظم علمی مقابلے :- مکرم صالح احمد صاحب
منتظم ورزشی مقابلے :- مکرم خالد محمود صاحب سدھو

اطفال میں مسابقت کی روح اُجاگر کرنے کے لئے مختلف علمی و ورزشی مقابلے کروائے گئے۔

اشاعت (منتظم: خاکسار سلطان احمد مبشر ایڈیشنل منتظم :- مکرم وسیم احمد صاحب محمود)

اجتماع کی مناسب اشاعت کے لئے ہدایات و پروگرام چھپوا کر دو بار مجالس کو روانہ کیا گیا۔ نیز الفضل اور تشحیذ الاذہان میں بھی بار بار اعلانات کروائے گئے۔ اجتماع کے شروع ہونے پر اطفال میں پروگرام اور حضور کا ایک خطاب (جو حضور نے نائیجیریا میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطفال و ناصرات سے فرمایا تھا) تقسیم کئے گئے۔ علاوہ ازیں اطفال سے ضروری گذارش، علمی مقابلے، ورزشی مقابلے۔ پروگرام۔ نقشہ رہائش گاہ کے بڑے بڑے پوسٹر لکھ کر آویزاں کئے گئے۔ نیز تمام پروگرامز کا خلاصہ تیار کیا گیا۔

اختتامیہ

آخر میں خاکسار اپنی طرف سے اور مکرم مہتمم اطفال صاحب کی طرف سے اُن تمام منتظمین، معاونین، علمائے کرام، اطفال اور دیگر احباب کا شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے اس اجتماع کو کامیاب بنانے کے لئے ہماری کسی نہ کسی رنگ میں مدد فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کی برکتیں اور رحمتیں ہمیشہ اُن پر نازل ہوتی رہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اہالیانِ ربوہ توجہ فرمائیں

" ربوہ میں ایک مہمان کو اگر ایک کانٹا بھی چبھ جائے تو ہمارے لئے دکھ اور شرم کی بات ہوگی "
حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں آپ سے التماس ہے کہ!

- اپنے اپنے گھروں اور ان کے ماحول کو صاف ستھرا رکھیں۔
- گلیوں اور راستوں پر کوڑا کرکٹ پھینکنے کی بجائے مناسب جگہ پر گڑھا کھود کر دبا دیں۔
- گھروں کے سامنے کی نالیوں کی صفائی کی جائے۔ اور گندے پانی کے نکاس کا انتظام کیا جائے۔
- خودرو اور فالتو جھاڑیاں اور ان کی زائد شاخوں کی کانٹ چھانٹ کی جائے۔
- دکانوں، کھوکے والے اور ریڑھیوں والے اپنی دکانوں کے ساتھ ڈرم وغیرہ رکھیں تاکہ جو شخص کوئی چیز کھائے تو اس کا چھلکا سڑک پر نہ پھینکے۔
- راستوں، نالیوں، پلیوں اور گڑھوں وغیرہ کی صفائی، درستگی اور چھڑکاؤ کا باقاعدہ انتظام کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات پر کماحقہ عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے تا آپ کے ارشاد کے مطابق ربوہ فی الحقیقت ایک

" غریب دلہن "

کی طرح سج جائے۔

(مہتمم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تعلیمی منصوبہ کی ایک کڑی

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے انٹر اور ڈگری کلاسز کے طلباء کی انفرادی راہنمائی کے لئے بعض تجربہ کار اساتذہ کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔

ایسے طلباء جو اس سہولت سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہوں وہ درج ذیل پروگرام کے مطابق نماز عصر تا مغرب ایوان محمود میں تشریف لاکر اساتذہ سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

ہفتہ	کیمسٹری (کیمیا)	بدھ	انگریزی
اتوار	فزکس (طبیعات)	جمعرات	بیالوجی
پیر	ریاضی	جمعہ	اردو
منگل	اقتصادیات		

(مہتمم امور طلباء خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اظہار تعزیت و دعا

ہم جملہ ممبران عاملہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر قائد اصلاح وارشاد مجلس مرکزیہ کی اہلیہ محترمہ کی اچانک وفات پر دلی رنج اور افسوس کا اظہار کرتے ہیں اور دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین۔

ھم ھیں

(ممبران مجلس عاملہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

میری ہمشیرہ کرم بی بی صاحبہ ۲۸ر اکتوبر ۸۱ء کو بمقام قطب پور ضلع ملتان وفات پاگئیں تھیں موصیہ ہونے کی وجہ سے میت امانتاً قطب پور میں ہی دفن کر دی گئی تھی۔ ان کا تابوت نقارت بہشتی مقبرہ کی اجازت سے ۲۴ر اکتوبر ۸۱ء کو ربوہ لایا گیا جہاں دارالضیافت میں مکرم مولوی محمد عثمان صاحب چینی مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں مختلف علاقوں سے سائیکلوں پر آئے ہوئے کثیر خدام نے شرکت کی۔ بعدہٗ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر دعا بھی مولوی محمد عثمان صاحب چینی نے کرائی۔

مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ ان کی اولاد تین بڑے لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں جو سب کے سب شادی شدہ ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

(عبدالحق زعیم انصار اللہ دارالیمن شرقی ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کو ۱۵ر اکتوبر کو گر جانے کی وجہ سے شدید چوٹیں آئیں ہیں۔ ہسپتال سے ٹانکے لگوائے گئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین۔

(عبدالرحیم عارف مربی سلسلہ مقیم چونڈہ)

۲۔ ڈاکٹر نصیر احمد صاحب تنویر مساجد ہسپتال ربوہ ان دنوں نواب شاہ میں تشویشناک طور پر بیمار ہیں ڈاکٹر صاحب موصوف وقف عارضی میں خدمات بجا لانے کے لئے کوٹ احمدیاں تشریف لے گئے تھے احباب سے اُن کی کامل صحت یابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد وقف عارضی)

۳۔ میرے بیٹے کاشف جمیل کے بائیں بازو میں فریکچر ہوگیا ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے ہڈی جڑ گئی ہے اور چار ہفتوں کے لئے پلستر لگا دیا گیا ہے عزیز فرسٹ ایئر کا طالب علم ہے اور ۲۸ر نومبر سے اس کا دسمبر ٹیسٹ شروع ہے۔ احباب سے خاص دعا کی درخواست ہے۔

(بیگم رفیق احمد جمیل ٹی اینڈ ٹی کالونی۔ گوجرانوالہ)

۴۔ میری بیٹی لندن میں بعارضہ ذیابیطس بیمار ہے چار ماہ سے ہسپتال میں زیر علاج ہے نیز میری بہو چار ماہ سے بعارضہ یرقان بیمار چلی آرہی ہے صحت پر برا اثر پڑا ہے اور بہت کمزور ہو چکی ہے ہر دو کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(چوہدری فضل الرحمان گلشن اقبال۔ کراچی)

۵۔ خاکسار ۵ر نومبر کو بیرون ملک عازم سفر ہو رہا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ تمام پیش آمدہ مشکلات کو دور کرے اور مجھے اپنے مقصد میں کامیاب کرے۔ آمین۔

(ملک مبارک احمد۔ باغبانپورہ لاہور)

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

۱۔ وقفِ جدید کا سال ۱۹۸۱ء ۳۱ر دسمبر سے ختم ہو رہا ہے۔ ناظمین اطفال سے گذارش ہے کہ وہ اطفال و ناصرات کے وعدہ جات کی وصولی کی طرف فوری طور پر توجہ فرمائیں۔ ناصرات سے چندہ جات کی وصولی کے لیے مقامی لجنات سے تعاون کی درخواست کریں۔

۲۔ چندہ وقفِ جدید کی وصولی کے سلسلہ میں یکم سے گیارہ ۱۱ دسمبر تک عشرہ وصولی وقف جدید دفتر اطفال منایا جائے۔ جس کی رپورٹ مرکز کو بھجوائی جائے۔

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

" ہزاروں درود اور سلام اور رحمتیں اور برکتیں اُس پاک نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوں جس کے ذریعہ سے ہم نے وہ زندہ خدا پایا۔"
(نسیم دعوت ص۱)

مطالباتِ تحریکِ جدید میں ایک مطالبہ رخصت کے ایام خدمتِ دین کیلئے وقف کرنا ہے
مہتمم تحریک جدید
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصیر پور خورد (تخت ہزارہ) میں پہلی مسجد احمدیہ کا سنگِ بنیاد

رپورٹ :- ماسٹر محمد صادق - امیر جماعت احمدیہ تخت ہزارہ ضلع سرگودھا

محض خدا کے فضل سے مورخہ ۱۱ر نومبر ۱۹۸۱ء کو نصیر پور خورد حلقہ تخت ہزارہ ضلع سرگودھا میں پہلی مسجد احمدیہ کا سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب منعقد ہوئی - الحمد للہ - یہ سنگِ بنیاد محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے رکھا -

۱۱ر نومبر بروز بدھ دن کے ایک بجے نصیر پور میں تخت ہزارہ، مڈھ رانجھا، ہلال پور، چھنی تاجر ریحان اور حمہ، بھابھڑہ، رکھ چراہ گاہ بھلوال اور کوٹ پکوٹ کے دو صد احباب جماعت محترم صاحبزادہ صاحب کی تشریف آوری کے لیے منتظر تھے، راستہ کی دشوار گزاری کے باوجود مہمانانِ کرام پروگرام کے عین مطابق ایک بجکر چھ منٹ پر نصیر پور پہنچ گئے - مہمانانِ کرام کا قافلہ دو گاڑیوں پر مشتمل تھا - پہلی گاڑی میں محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے ساتھ محترم بشیر احمد شاد صاحب نائب قائد اصلاح وارشاد محترم ماسٹر احمد علی صاحب، محترم عزیز الرحمٰن خالد صاحب، محترم عبد المغنی زاہد صاحب اور محترم چوہدری غلام رسول صاحب وڑائچ ناظم انصار اللہ ضلع سرگودھا سوار تھے اور دوسری میں سرگودھا شہر کے ۱۲ افراد پر مشتمل قافلہ سوار تھا -

تقریب کا اہتمام محترم منظور الٰہی صاحب آف نصیر پور کے گھر کے صحن میں کیا گیا تھا - اس صحن کو جھنڈیوں اور مختلف بینرز سے خوب سجایا گیا تھا -

جونہی محترم صاحبزادہ صاحب کی گاڑی محترم منظور الٰہی صاحب کے مکان کے سامنے آکر رکی جملہ احباب جماعت نے آپ کا پُرتپاک استقبال کیا - اور معزز مہمان سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا - اس دوران محترم عزیز الرحمٰن منگلا صاحب مربی ضلع سرگودھا جو پہلے سے تشریف لاتے ہوئے تھے، بلند آواز سے استقبالیہ عربی اشعار کہلواتے رہے - استقبال کے بعد جملہ مہمانوں کی خدمت میں دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا، پھر نماز ظہر و عصر جمع کر کے ادا کی گئیں، اس کے بعد ایک اجلاس ہوا جس کی کارروائی کا آغاز محترم اخلاق احمد انجم صاحب مربی سلسلہ بھابھڑہ نے تلاوت قرآن پاک سے کیا - تلاوت کے بعد عزیز مکرم شمشاد احمد صاحب تخت ہزارہ نے حضرت اقدس کا منظوم شیریں کلام حمد و ثنا اسی کو ..... الخ - خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا - پھر محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ تخت ہزارہ نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت نصیر پور میں جس مسجد احمدیہ کا سنگِ بنیاد رکھا جا رہا ہے اس کے لیے ۲ کنال ۱۱ مرلے رقبہ سرگودھا کے ایک دوست مکرم عبد الغفور صاحب نے دیا ہے اور اس رقبہ میں تعمیر ہونے والے مسجد کا ہال ۵۴ × ۲۴ فٹ ہوگا - انشاء اللہ!

مسجد کے ساتھ ایک مربی ہاؤس اور ایک مہمان خانہ کی تعمیر بھی شامل پروگرام ہے - اس رپورٹ کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے خاص مقامی حالات کے پیشِ نظر قریباً ایک گھنٹہ تک نہایت پرجلال اور حوصلہ افزاء خطاب سے نوازا - اس میں آپ نے احباب جماعت کو مساجد بنانے ایسے نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین فرمائی اور فرمایا کہ یہ مساجد بنانے ایسے نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین فرمائی اور فرمایا کہ یہ مسجد جو ہم بنا رہے ہیں اسی وقت اپنے مقصد کو پورا کر سکتی ہے جب ہم اسے اپنے آنسوؤں سے تر رکھیں گے - آپ نے اپنے خطاب میں دعا کی کہ اللہ کرے مسجد جو جماعت کی عظمت کا نشان ہوتی ہے - یہاں بھی ہماری جماعت کی عظمت کا نشان بنے اور اس کے نتیجہ میں جماعت کو یہاں بھی ترقی ملے - آمین -

اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب کی اقتداء میں تمام احباب جماعت نے مسجد کی بنیاد کے پاس جا کر مسجد کی جلد تکمیل اور اس کے مقاصد کے حصول کے لیے اور اس کی قبولیت کے لیے خدا تعالیٰ کے حضور نہایت درد و الحاح سے اجتماعی دعا کی - دعا کے بعد محترم فقیر محمد صاحب آف نصیر پور نے جب مٹھائی محترم صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں پیش کی تو آپ نے مٹھیاں بھر بھر کر سب احباب میں تقسیم کرنی شروع کر دی - اس پر بچے اور بڑے سبھی حضرت اقدس کے پوتے کے ہاتھوں مٹھائی لینے کے لیے عجیب پیار کے ساتھ اپنے اپنے ہاتھ آگے بڑھانے لگے اور دیکھتے ہی دیکھتے محترم صاحبزادہ صاحب نے سب احباب میں مٹھائی تقسیم کر دی - اس پر سارے لوگ عجیب مسرت محسوس کر رہے تھے — ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ آج تو سارا دن ہی خوشی کا دن تھا - اور ہر طرف عید کا سماں تھا -

اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب اور جملہ اہلِ قافلہ بذریعہ وین تخت ہزارہ کے لیے روانہ ہو گئے اور اس طرح سے یہ مبارک اور سعید تقریب اختتام پذیر ہوئی -

بہار آئی ہے اس وقتِ خزاں میں — لگے ہیں پھول میرے بوستاں میں
ہوئے ہم تیرے اے قادر توانا — ترے در کے ہوئے اور تجھ کو جانا
ہمیں بس ہے تری درگاہ پہ آنا — کہ تیرا نام ہے غفار و ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی — درثمین

جماعتِ احمدیہ کا نواسی واں جلسہ سالانہ

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جماعتِ احمدیہ کا نواسی واں سالانہ جلسہ ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ فتح ۱۳۶۰ ہش (دسمبر ۱۹۸۱ء) بروز ہفتہ - اتوار - سوموار ربوہ میں منعقد ہوگا - انشاء اللہ -

احباب اس بابرکت جلسہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرمائیں!

(ناظر اصلاح وارشاد)

آپریشن سے پہلے

چار کیپسولز کی کیور (CURE) آپریشن سے بچا سکتی ہے - آنکھ کا پھولا - ناسور - گوہانجنی - گگرے (موتیا بند .....) ناک کی بندش - ٹانسلز - خنازیر - موکھے کان بہنا - پھوڑے - رسولیاں - گلٹیاں - بھگندر - بواسیر - فیشر - کانچ نکلنا - فسچولہ معدہ کا السر وغیرہ امراض کی ۱۴۰ کیورز (CURES) -/۱۵ فی کیور دستیاب ہیں -

کیور ٹیومیڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان (لٹریچر مفت)

لاہور - کراچی - ہیڈ آفس گولبازار ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

نرینہ اولاد سے محروم، بے اولاد اور مرض اٹھرا کی شکار دکھی عورتوں کیلئے

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام — دواخانہ حکیم نظام جان

حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان، چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ فون نمبر ۷۳۹۹۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴